اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ

# الفضل

خطبہ نمبر ۲۰

دارالامان قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ [illegible]

قیمت ایک آنہ

جلد ۲۷ | ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲ اگست ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۷۴


Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## خطبہ جمعہ

# جماعت احمدیہ میں نظام خلافت کی برکات

## ۱۹۱۴ء میں جو اسلامی نظام میں نے پیش کیا آج یورپین اقوام اس کی تقلید کر رہی ہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۷ جولائی ۱۹۳۹ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں پہلے تو اس امر پر افسوس کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ ابھی اس مسجد کے بعض کونے

### سائبانوں کے بغیر

نظر آرہے ہیں۔ اور وہاں بیٹھنے والوں کے لئے دھوپ سے بچنے کا کوئی انتظام نہیں حالانکہ جب میں نے ادھر توجہ دلائی تھی۔ اس وقت سے لے کر اب تک کافی عرصہ گزر چکا ہے۔ اور اگر منتظمین چاہتے۔ تو وہ آسانی سے اس ضرورت کو درمیانی عرصہ میں پورا کر سکتے تھے۔ میرے پہلی بار توجہ دلانے پر چار پانچ ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے اور دوسری دفعہ کی توجہ پر بھی دو ماہ۔ بلکہ اس سے کچھ زائد ہی ہو گئے ہیں۔ اس وقت مجھے بظاہر دو نئے سائبان لگے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ یا ایک ہی سائبان ہے جس کے دو حصے ہیں۔ مگر بہرحال وہ کافی نہیں۔ اور جب منتظمین اس کا انتظام کرنے لگے تھے۔ تو انہیں چاہیئے تھا۔ کہ مسجد کو ناپ لیتے۔ اور دیکھ لیتے۔ کہ سائبان سے ساری جگہ ڈھک جائے گی۔ یا نہیں۔

اس کے بعد میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس وقت

### دنیا میں ایک عملی تغیر

پیدا ہو رہا ہے۔ پہلے انفرادی طور پر آگے بڑھنے کی کوشش کی جاتی تھی۔ مگر اب قومی طور پر

### جماعتوں کی اصلاح

کی طرف توجہ کی جاتی ہے۔ سب سے پہلے یہ آواز دنیوی اقوام میں ۱۹۱۷ء میں

### لینن

نے اٹھائی ہے۔ اس کے بعد اس کی نقل ترکی میں

### مصطفےٰ کمال پاشا

نے کی۔ پھر اٹلی میں انقلاب پیدا ہوا۔ اور

### مسولینی

نے اسی رنگ کا نظام اپنے ملک میں جاری کیا۔ اور اس کے بعد جرمنی میں

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ ملکھی بیلا رام ولد گوپال داس ذات چھابڑہ سکنہ ساہن والہ۔ تحصیل راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخاں نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈیرہ غازی خاں درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۷ ۹/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۵ ۷/۳۹

(دستخط) جناب چیرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل ڈیرہ غازی خاں۔ ضلع ڈیرہ غازی خاں۔

(بورڈ کی مہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ایک نہایت محفوظ اور نفع مند کاروبار

دوست عموماً دریافت کرتے رہتے ہیں کہ انہیں کوئی ایسا کاروبار بتایا جائے جو ایک طرف تو محفوظ ہو۔ اور اس میں خطرے کا احتمال کم ہو۔ اور دوسری طرف اس میں نفع کی بھی کافی توقع ہو یہ ہر دو فائدے عموماً ایک جگہ جمع نہیں ہوا کرتے۔ یعنی بعض تجارتیں نفع مند بہت ہوتی ہیں۔ مگر ان میں خطرے کا پہلو کافی غالب ہوتا ہے۔ اور بعض میں خطرے کا پہلو کم ہوتا ہے۔ مگر ساتھ ہی نفع کی توقع زیادہ نہیں ہوتی۔ اور ایک حد تک اصولاً یہ درست بھی ہے۔ کہ جہاں کاروبار محفوظ ہو وہاں کسی قدر نفع کی شرح گر جاتی ہے۔ لیکن حال ہی میں خدا کے فضل کے ماتحت سندھ میں ایک **جننگ فیکٹری** جاری کی گئی ہے۔ جس میں کپاس کے بنولوں کو جدا کرنے کا کام ہوتا ہے۔ اس کارخانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ اور صدر انجمن احمدیہ کا بھی حصہ ہے۔ سندھ کا علاقہ چونکہ کپاس کے لئے خاص شہرت رکھتا ہے۔ اور اس میں اعلےٰ قسم کی کپاس کثرت کے ساتھ پیدا ہوتی ہے۔ اور خدا کے فضل سے اس علاقہ میں سلسلہ نے نہایت وسیع پیمانہ پر اراضیات بھی حاصل کی ہیں۔ اس لئے یہ کارخانہ نہایت محفوظ حالت میں ہے۔ کیونکہ اپنی سٹیٹوں کی پیدا کردہ کپاس ہی اس کے لئے بڑی حد تک کافی ہو جاتی ہے۔ یہ کارخانہ ایک لاکھ سے زائد روپیہ میں اعلیٰ درجہ کی مشینری سے قائم کیا گیا ہے۔ اور ریلوے سٹیشن کے بالکل ساتھ ہے اور امید کی جاتی ہے کہ انشاء اللہ اس میں معقول منافع ہوا کرے گا۔

پس جو احباب محفوظ اور نفع مند کاروبار میں اپنا روپیہ لگانا چاہیں۔ ان کے لئے یہ نہایت عمدہ موقعہ ہے۔ کہ اس جننگ فیکٹری کے حصص خریدیں فی حصہ دس روپے قیمت مقرر ہے۔ لیکن عام حالات میں ایک سو حصوں سے کم فروخت نہیں کیا جاتا۔ البتہ خاص حالات میں پچاس حصے تک بھی فروخت ہو سکتے ہیں۔ جو دوست اس کاروبار میں شریک ہونا چاہیں۔ وہ بہت جلد خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔

**فرزند علی عفی عنہ سیکرٹری بورڈ آف ڈائرکٹرس جننگ فیکٹری کنری سندھ۔ صدر دفتر قادیان دارالامان**

---

# ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ

**ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور**

سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنہ (عہ۸) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگا لیں۔

---

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم نمبر ۱

قاعدہ ۱ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ بوٹا ولد رکن دین ذات ارائیں سکنہ لوا لکھی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۷ ۹/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۱ ۷/۳۹

(دستخط) جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

---

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ نتھو ولد عبد اللہ ذات موچی سکنہ بھاگو بنڈی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۶ ۹/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۲ ۷/۲۹

(دستخط) جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

---

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ سنت سنگھ ولد گوردت سنگھ ذات جٹ سکنہ سندھانوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۷ ۹/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۱ ۷/۳۹

(دستخط) جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی

چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

**چنگ کنگ۔** ۳۰ جولائی چینی حلقوں کی اطلاع ہے۔ کہ حکومت چین نے روس سے تین کروڑ روبلز قرضہ لینے کا انتظام کیا ہے۔ لیکن روسی حلقوں سے ابھی اس کی تصدیق نہیں ہوئی۔

**دہلی۔** ۳۰ جولائی ریاست جودھپور نے اعلان کیا ہے کہ حیدرآباد ستیہ آگرہ کے سلسلہ میں حدود ریاست میں جتھے بھیجنا جلوس نکالنا اور پبلک جلسے کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اس تحریک کے متعلق اور کسی قسم کی ایجی ٹیشن بھی خلاف قانون ہے

**کلکتہ** ۳۰ جولائی فارورڈ بلاک کے مسٹر بوس نے اعلان کیا تھا۔ کہ پولیٹیکل قیدیوں کی رہائی کے لئے ستیہ آگرہ کرنے کی غرض سے دس ہزار والنٹیروں کی ضرورت ہے چنانچہ ایک دن میں تین ہزار والنٹیر مہیا ہو گئے۔ آج صدر کانگرس نے ہوم ممبر گورنمنٹ بنگال سے اس سلسلہ میں ملاقات کی۔ قیدیوں نے کہا ہے۔ کہ جب تک ہماری رہائی کی تاریخ معین نہیں کی جاتی۔ ہم ہڑتال ترک نہیں کریں گے ؛

**ہری پور** ۳۰ جولائی حکومت سرحد نے حکم دیا ہے۔ کہ آئندہ سرکاری اور لوکل باڈیز کے ملازم خاکسار تحریک یا کسی اور سیاسی تحریک میں حصہ نہیں لے سکتے۔

**بنوں** ۳۰ جولائی آج صبح سے رزمک کیمپ پر گولیاں چلائی جا رہی ہیں۔ نیز ایک قبائلی گروہ نے چند دوکانوں کو آگ لگا دی پولیس نے ان کا مقابلہ کیا۔ پانچ حملہ آور ہلاک اور دو گرفتار ہوئے۔

**پشاور** ۳۰ جولائی کل پراونشل مسلم لیگ صوبہ سرحد نے ایک اجلاس میں یہ ریزولیوشن پاس کیا۔ کہ چونکہ سردار اورنگ زیب خاں اور خان سعد اللہ خاں کانگرسی وزارت میں شامل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ نیز انہوں نے گاندھی جی سے ملاقات کی ہے۔ اس لئے ان کو لیگ سے خارج کیا جاتا ہے۔

**وائنا** ۳۰ جولائی نازی حکام نے سالبرگ کے لاٹ پادری کو نکال دیا ہے کیونکہ وہ سابق چانسلر کا دوست ہے۔ اور اس نے اس کی رہائی کے لئے سفارش کی تھی ؛

**حیدرآباد** ۳۰ جولائی فرقہ وارکشیدگی کے پیش نظر لوکل پریس پر سنسر قائم کر دیا گیا ہے۔ اور اخبارات کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ فسادات کی اشتعال انگیز خبریں نہ شائع کریں ؛

**الہ آباد** ۳۰ جولائی پنڈت نہرو نے آج ایک پریس کے نمائندہ سے کہا۔ کہ چنگ کنگ اور چین کے کئی دوسرے مقامات سے مجھے چین آنے کی دعوت موصول ہوئی ہے۔ اور میری اپنی خواہش بھی ہے۔ لیکن میں نہیں کہہ سکتا کہ جا سکوں گا یا نہیں۔ اگر گیا تو ہوائی جہاز سے چند ہفتوں کے لئے جاؤں گا ؛

**شملہ** ۳۰ جولائی شیخ محمد صادق کا انتخاب ٹربیونل نے ناجائز قرار دیا ہے اس خالی شدہ نشست کے لئے شیخ صادق حسن بیرسٹر کھڑے ہوئے ہیں۔ جو شیخ محمد صادق صاحب کے بھائی ہیں مسلم لیگ اور یونینسٹ پارٹی نے ان کی تصدیق کا اعلان جاری کیا ہے ؛

**برلن** ۳۰ جولائی چیکوسلواکیہ کے جرمن ڈکٹیٹر نے حکومت کو مطلع کیا ہے کہ اگر جنگ ہوئی تو چیکوں پر جرمن اقتدار کو بحال رکھنے کے لئے دو لاکھ فوج کی ضرورت ہوگی ؛

**جوہانسبرگ۔** ۳۰ جولائی ٹرانسوال میں ہندوستانیوں کے لئے جو امتیازی قوانین وضع ہوئے ہیں۔ انہیں منسوخ کرانے کے لئے ہندوستانیوں نے ستیہ آگرہ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ مگر چونکہ مصالحت کی گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اس لئے گاندھی جی نے انہیں مشورہ دیا تھا۔ کہ اس تحریک کو ملتوی کر دیں۔ چنانچہ ستیہ آگرہی لیڈر نے بیان کیا ہے۔ کہ اس مشورہ کو قبول کرتے ہوئے یہ تحریک فی الحال بند کر دی گئی ہے۔ کیونکہ تحریک کے ہر مرحلہ پر ہم گاندھی جی کے مشورہ پر عمل کرتے رہے ہیں ؛

**برگوس۔** ۳۰ جولائی سپین کے وزیر داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ فرینکو کی گورنمنٹ کے ارکان میں اختلافات رونما ہونے کی خبروں میں کوئی صداقت نہیں سب کے باہم تعلقات خوشگوار ہیں۔

**لنڈن** ۳۰ جولائی ہر ہٹلر نے کل اچانک سارے کے فوجی قلعوں کا معائنہ کیا۔ اس کا وزیر خارجہ بھی اس دورہ میں اس کے ساتھ تھا۔

**پیرس۔** ۳۰ جولائی حکومت فرانس نے چیمبر کے لوئر ہاؤس کے لئے ضمنی انتخابات کی ممانعت کر دی ہے۔ صرف کسی ممبر کی موت واقع ہونے کی صورت میں یہ جائز ہوگا۔ اس قانون کا مقصد یہ ہے کہ انفرادی یا اجتماعی استعفوں کو روکا جائے۔

**کلکتہ۔** ۳۰ جولائی بنگال کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر ڈاکٹر پرپھل چندر گھوش نے جو گاندھی گروپ سے تعلق رکھتے ہیں استعفیٰ دے دیا ہے۔ اس گروپ کے اور دس ممبر بھی مستعفی ہو گئے ہیں۔

**بمبئی۔** ۳۰ جولائی مسٹر ضلاح نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں فیڈریشن کی مخالفت کی ہے۔ اور ملک معظم کی حکومت کو مشورہ دیا ہے۔ کہ ہندوستان پر فیڈریشن کو زبردستی نہ ٹھونسا جائے ؛

**لکھنؤ۔** ۳۰ جولائی یو۔ پی کے اچھوتوں کا ایک وفد پنجاب آرہا ہے تا اس طبقہ پر کانگرسی حکومت جو زیادتیاں کر رہی ہے اس کا پروپیگنڈا کرے اس میں لکھنؤ کے ایک ایڈووکیٹ۔ اور یو۔ پی اسمبلی کے ایک رائے صاحب کا خطاب یافتہ ممبر ہوں گے۔

**روما۔** ۳۰ جولائی ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ منگل سے جمعہ تک اطالوی بم بار طیاروں نے مرکزی بحیرہ روم میں بمباری کی مشق کی۔ اور ایک سو میل کے رقبہ میں بمباری کی۔

**لنڈن۔** ۳۰ جولائی انسداد تشدد سے متعلقہ بل پر ملک معظم نے دستخط کر دیئے ہیں۔ آئرش ریپبلیکن آرمی کے چھ مشہور اشخاص آج لورپول سے جہاز کے ذریعہ ڈبلن روانہ ہو گئے۔

**بنوں** ۳۰ جولائی گورنر سرحد کے حکم سے شمالی وزیرستان کے پولیٹیکل ایجنٹ نے تمام باشندوں کو فقیر صاحب ایپی سے ملاقات بلکہ بات چیت کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اس سے ملنے کے لئے جانے والے دو سو اشخاص میران شاہ میں گرفتار کر لئے گئے ہیں ؛

**پیرس** ۳۱ جولائی آج کیبنٹ نے فیصلہ کیا۔ کہ تمام وائرلیس سٹیشن ایک افسر کے ماتحت کر دیئے جائیں اور جاسوسی کے محکمہ کو مضبوط کیا جائے۔ وزیر خارجہ نے اعلان کیا کہ انگلینڈ مع فرانس اور روس کی گفت و شنید تمام اہم امور کے بارہ میں کامیابی کے ساتھ ختم ہو گئی ہے۔ صرف ایک دفعہ کے مسودہ میں اختلاف ہے گویا مسودہ کی ترتیب کا سوال باقی ہے

**اوکاڑہ۔** ۲۹ جولائی گندم ۹/۰/۲ گوجرہ میں ۲/۷/۰ اور لائلپور میں ۲/۰/۷ گوجرہ میں گھی ۲۵/۰/۰ ۔ لائلپور میں ۴۱/۰/۴ شہد ۲۲/۰/۰ ۔ گڑ ۴/۰/۰ اور شکر ۸/۰/۱

## سٹینو ٹائپسٹ کی ضرورت

گورنمنٹ کے ایک محکمہ میں سٹینو ٹائپسٹ کی چند آسامیاں خالی ہوئی ہیں تعلیمی معیار کم از کم میٹرک ہونا چاہیئے۔ بی۔ اے اصحاب کو ترجیح دی جائیگی۔ ٹائپ کی رفتار کم از کم تیس اور شارٹ ہینڈ کی ۷۰ ضروری ہے۔ ابتدائی تنخواہ انڈر گریجوایٹ کے لئے ۵۰ روپیہ اور گریجوایٹ کیلئے ۵۵/- ہوگی۔ خواہشمند احباب درخواستیں مع نقول سرٹیفکیٹس سرنامہ جدید کر مقامی عہدیداران کی سفارش کے ساتھ جلد ارسال فرما دیں ورنہ جگہیں جلد پر ہو جائینگی (ناظر امور خارجہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# نارتھ ویسٹرن ریلوے

## خواجہ صاحب عرس بمقام اجمیر ۱۹۳۹ء

خواجہ صاحب عرس بمقام اجمیر کے سلسلہ میں ۱۲ - اگست سے ۲۲ - اگست ۱۹۳۹ء تک تیسرے درجہ کے واپسی ٹکٹ بشرح ۱½ کرایہ نارتھ ویسٹرن ریلوے نیز بی - بی - اینڈ سی - آئی - ریلویز پر مندرجہ ذیل سٹیشنوں سے اجمیر تک اور واپس براستہ دہلی جاری کئے جائیں گے۔ یہ ٹکٹ واپسی سفر کی تکمیل کے لئے ۳۱ اگست ۱۹۳۹ء کی نصف شب تک کار آمد ہو سکیں گے۔ پشاور چھاؤنی - پشاور شہر - نوشہرہ - مردان - حویلیاں - کوہاٹ چھاؤنی - کیمبل پور - راولپنڈی - جہلم - لاہور - امرتسر - جالندھر شہر - لدھیانہ - ملتان شہر - ملتان چھاؤنی - بہاولپور - خریدے ہوئے ٹکٹ اگر استعمال نہ کئے جائیں - تو ان کا کرایہ واپس نہیں کیا جائے گا - کرایہ جات وغیرہ کی تفصیلات سٹیشن ماسٹروں سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

**چیف کمرشل منیجر لاہور**

---

# کراؤن بس سروس

## وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ½۴ بجے جو کسی جگہ نہیں ٹھہرتی ہے۔ باقی سولہ سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ ڈلہوزی - کانگڑہ - دہر مسالہ وغیرہ کو چلتی ہیں۔ گدیاں سپرنگدار - لاریاں بالکل نئی - مسافر کے لئے آرام دہ ہیں۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس جو کہ وقت کی پابند ہے - قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبد القدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

**منیجر کراؤن بس سروس لمیٹڈ یا حتی آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ**

---

## معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں - دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپن کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ:- فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

**ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

---

# شاہی حاذق طبیب حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفہ اول رض کے

# مجربات سے فائدہ حاصل کرو

## پچیس سال سے یہ شفاخانہ کام کر رہا ہے

ہم نے محض خدا تعالےٰ پر بھروسہ کر کے یہ شفاخانہ کھولا ہے۔ اس میں وہی نسخہ جات طیار کئے جاتے ہیں جو شاہی حکیم حضرت مولوی نور الدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح الاول رض سابق طبیب ریاست جموں وکشمیر کے سالہا سال تک تجربہ میں آچکے ہیں۔ مریض کی صحت اور شفا کی گارنٹی کا دعوے بے باکی اور جرأت ہے۔ شفا دینا محض اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔ ہم اتنا دعویٰ ضرور کریں گے۔ کہ جس مرض کا جو علاج مولوی صاحب کے عام تجربہ میں مفید ثابت ہوا ہے۔ اسے ہی ہم استعمال کرتے ہیں اور نہایت نیک نیتی سے نسخہ کے اجزاء کو ترکیب دیتے ہیں ہمارے ذاتی تجربہ اور قابلیت کے متعلق خود حضرت مولوی صاحب موصوف کی یہ رائے ہے۔

**حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کی رائے** "میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ فضل الرحمن میرے تجارب سے واقف اور خوب واقف ہے۔ بعض خطرناک بیماریوں نفث الدم اور دق وغیرہ میں اس نے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور **کامیاب** ہوا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ تقوےٰ سے کام لے گا۔ تو اس کو خود بھی اور اس کے باعث بہتوں کو فائدہ پہنچے گا۔ الٰہی میرا یہ گمان سچ ہو" نور الدین بیاض نور الدین ہر دو حصہ قیمت عہ روپے بایں ہمہ ہم وعدہ کرتے ہیں۔ کہ مریض کے مفصل حالات آنے پر حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول رض کے مجربات دیکھنے کے بعد نسخہ تیار ہو گا۔ کمزوری ضعف دماغ کا علاج ہم کر سکتے ہیں۔ اور بڑی توجہ اور ہمدردی سے کرتے ہیں مگر عام اشتہاری طبیبوں کی طرح ہم دھوکا نہیں دینا چاہتے کہ ہماری فلاں دوائی فلاں مرض کے لئے حکمی اور شرطیہ فائدہ کرتی ہے۔ کیونکہ خاص خاص طبائع میں خاص خاص ادویات فائدہ کرتی ہیں اور دنیا میں طبائع مختلف ہیں۔ پس مفصل کیفیت آنے پر ہم دوائی تیار کر کے ارسال کر سکتے ہیں اور یہی ہمارا طریق عمل ہے۔

## مندرجہ ذیل ادویات ہر وقت ہمارے پاس تیار رہتی ہیں

(۱) سرمہ زنگاری آنکھوں کی بہت سی امراض مثلاً جالا - دھند - پیل - جرب وغیرہ میں مفید ہے قیمت فی تولہ عا

(۲) سرمہ نور العین - آنکھوں کے اکثر امراض مثلاً ضعف، ککرے دھند بیاض وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ جس کا بڑا جزو ممیران ہے۔ قیمت فی تولہ سے

(۳) شربت ابریشم - مفرح و مقوی دل گرمیوں کا بے نظیر تحفہ قیمت فی بوتل عہ

(۴) حبوب باؤ گولہ یا ہسٹریا بہت ہی مفید ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۰۰ گولی سے

(۵) **حب ضیق النفس** قیمت فی ڈبیہ سے کشتہ طلاء طاقت کی بے نظیر دوا قیمت فی خوراک

(۶) مرض اٹھرا کا علاج مکمل ایام حمل سے تا اختتام ایام رضاعت کل دوائی کی قیمت ۱۵ محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہو گا۔ (۷) نوٹ مجربات نور الدین اور رسالہ طبیب حاذق جو حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول رض کی ساری بیاض اور مجربات سے مکمل کیا گیا ہے۔ وہ بھی ہمارے پاس موجود ہے مجربات سے فائدہ اٹھانے والے بہت جلد خرید کریں۔

**المشتہر مفتی فضل الرحمن حکیم منیجر شفاخانہ فضل رحمانی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب**

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل سے شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی

## ہٹلر

کے ذریعہ یہ نظام قائم ہوا۔ اس تغیر اور اس انقلاب میں ہمیں دو قسم کی متضاد تحریکیں نظر آتی ہیں اور گو طریق عمل ایک ہی ہے لیکن تحریکیں متضاد ہیں۔ روس کی تحریک بالکل اور رنگ کی ہے۔ اور مسولینی اور ہٹلر کی تحریک بالکل اَور رنگ کی ہے لیکن یہ قاعدہ دونوں کے اندر کام کرتا نظر آتا ہے۔ کہ ایک

### بالا نظام جو کچھ فیصلہ کرے

افراد کو اس فیصلہ کی پابندی کرنی چاہیئے اس طرز سے ان ملکوں میں جو تغیر پیدا ہوا اور ان کی طاقت اور قوت میں جو اضافہ ہوا وہ عیاں اور بالکل ظاہر ہے۔ جیسے ہر شخص دیکھ سکتا ہے۔

### روس ایک ایسا ملک تھا

جس میں تعلیم بالکل ہی نہیں تھی۔ اور ایک مطلق العنان حکومت اس جگہ قائم تھی لیکن اس نظام کے ماتحت وہاں تعلیم اتنی عام ہوگئی ہے۔ کہ اب قریباً قریباً ناخواندہ لوگ وہاں نظر آنے مشکل ہوگئے ہیں۔ اور وہی روس جو ایک زمانہ میں بالکل [illegible] کمزور اور بودہ سمجھا جاتا تھا آج اس کی قوت سے بڑی بڑی حکومتیں مرعوب ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ روس پہلے بھی ایک بہت بڑی طاقت تھی۔ کیونکہ یہ ملک بہت بڑا ہے۔ اس میں آبادی بہت زیادہ ہے۔ اور اس میں بسنے والی جنگی قومیں ہیں۔ اسی وجہ سے ہر قوم کی یہ خواہش ہوا کرتی تھی۔ کہ وہ روس سے دوستانہ تعلقات پیدا کرے مگر ان میں

### نظام بالکل نہیں تھا

چنانچہ گزشتہ جنگ عظیم میں روسیوں کی دو دو تین تین لاکھ فوج کا بعض دفعہ جرمنی کے پچاس ساٹھ ہزار سپاہیوں نے مقابلہ کیا ہے۔ اور انہوں نے اپنے توپ خانہ کی کثرت کی وجہ سے روسیوں کو بھاگ جانے پر مجبور کیا ہے چنانچہ مجھے یاد ہے جب جنگ عظیم شروع ہوئی۔ اور انگلستان اور روس کی حکومتیں بھی فرانس کے ساتھ شامل ہوگئیں تو سول اینڈ ملٹری گزٹ اور دوسرے انگریزی اخبارات میں بڑے بڑے موٹے حروف میں لکھا ہوتا تھا کہ

Russian Steam Roller Coming

یعنی روس کا سڑکوں کو کوٹنے والا انجن آرہا ہے۔ گویا انہیں روسیوں کی فوج کی کثرت اور سپاہیوں کی بہادری پر اس قدر اعتماد تھا کہ وہ سمجھتے تھے۔ جس طرح سڑک کو کوٹنے والے انجن کے سامنے پتھر روڑا نہیں ٹھہرتا اور پس جاتا ہے۔ اسی طرح جرمن فوجوں کو روسی فوجیں دباتی چلی جائیں گی۔ یہ ہیڈنگ برابر کئی دنوں تک اخبارات میں چھپتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ سٹیم رولر جرمن کی سرحد پر پہونچ گیا۔ اور وہاں دس پندرہ لاکھ روسی فوج کا اجتماع ہوگیا۔ اس کے بعد یہ خبریں آنی شروع ہوئیں۔ کہ روسی فوجیں جرمن کی حدود میں داخل ہوگئی ہیں۔ اور انہوں نے جرمن فوجوں کو بُری طرح پسپا کرنا شروع کردیا ہے۔ چنانچہ اخبارات نے بھی اپنے عنوان میں تبدیلی کردی اور انہوں نے بجائے یہ لکھنے کہ

Russian Steam Roller Coming

یہ لکھنا شروع کردیا۔ کہ

Russian Steam Roller advancing.

یعنی

### روس کا سڑک کوٹنے والا انجن

آگے بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ روزانہ اس قسم کی خبریں آنی شروع ہوگئیں۔ کہ آج روسی فوجیں اتنے میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ آج اتنے میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور آخر یہ خبریں شائع ہونے لگیں کہ اب وہ عنقریب برلن میں داخل ہوجائیں گی۔ اس وقت یہ حالات دیکھ کر لوگوں میں بحث شروع ہوگئی تھی۔ کہ انگلستان اور فرانس کی فوجیں پہلے برلن میں داخل ہوں گی یا روس کی۔ اور قیاس یہ کیا جاتا تھا کہ روس کی فوجیں برلن میں پہلے داخل ہوں گی۔ مگر ایک دن معاً خبر آئی۔ کہ روس کی دس پندرہ لاکھ فوج جو آگے بڑھ رہی تھی۔ اس میں سے لاکھوں زخمی ہوگئے ہیں لاکھوں ہلاک ہوگئے ہیں۔ اور باقی تمام تتر بتر ہوکر ملک میں ادھر اُدھر دوڑے پھرتے ہیں۔ اور انہیں کوئی جائے پناہ نظر نہیں آتی گویا

### روسیوں کی تمام فوج ہباءً ہوکر رہ گئی

اور ذرات بنکر میدانِ جنگ سے اڑ گئی اس وقت لوگوں کو معلوم ہوا کہ جرمن والوں کا یہ ایک منصوبہ تھا جس سے کام لیکر انہوں نے روسیوں کو شکست دی۔ وہ جانتے تھے کہ ہمارے توپخانہ کے مقابلہ میں روسی کچھ کر نہیں سکتے۔ مگر وہ یہ بھی جانتے تھے کہ ان کے ملک میں جاکر اگر ہم لڑے تو ہماری لڑائی آدمیوں سے نہیں بلکہ قلعوں سے ہوگی۔ کیونکہ جب ہم نے توپ خانہ کا موُنہ کھولا۔ تو یہ دوڑ کر قلعوں میں پناہ گزین ہوجائیں گے۔ اور قلعے چونکہ توپوں کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔ اس لئے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا پس انہوں نے یہ ہوشیاری کی کہ وہ بظاہر شکست کھاتے ہوئے واپس لوٹے اور روسیوں کو اس علاقہ میں لے آئے جس میں دلدلیں ہی دلدلیں تھیں جب دلدلیں عبور کرکے وہ اپنے علاقہ میں پہونچ گئے اور روسی فوجیں بھی ان کے تعاقب میں آگئیں تو انہوں نے اپنے توپخانہ کا مونہہ کھول دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ روسیوں نے بے تحاشا بھاگنا شروع کردیا۔ اور کئی تو دلدلوں میں پھنس کر ہلاک ہوگئے کئی گولہ و بارود سے ہلاک ہوئے اور کئی سخت مجروح ہوکر ناکارہ ہوگئے اور چونکہ انہیں درمیان میں کسی جگہ بھی اپنی فوج کی تنظیم کا موقعہ نہیں ملا تھا۔ اس لئے فوج میں بدنظمی پیدا ہوگئی۔ اور ابتری کی حالت میں نہ وہ جرمن والوں کا مقابلہ کرسکے اور نہ اپنی جانوں کو بچاسکے۔ اس دن مغربی حکومتوں کو پہلی دفعہ یہ معلوم ہوا۔ کہ

### روس کا سٹیم رولر محض انسانوں کے گوشت کا ایک ٹیکرہ

تھا اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔

## مدینۃ المسیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۳۱ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۹ جولائی ۵ بجے شام بذریعہ کار واپس ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمراہ حرم رابع اور صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ بھی تشریف لے گئی ہیں۔ ڈلہوزی سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور معہ اہلبیت بخیریت پہونچ گئے ہیں الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت دورانِ سر اور ضعف کی وجہ سے علیل ہے دعائے صحت کی جائے۔

بیگم صاحبہ میاں عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے احباب دعائے صحت کریں۔

۳۰ جولائی حسب معمول قادیان کے تمام احمدی احباب نے نہایت عمدگی سے یوم التبلیغ منایا اور قادیان کے اردگرد دس بارہ میل کے حلقہ میں غیر احمدی اصحاب کو تبلیغ کی۔ اور مختلف تبلیغی ٹریکٹ اور اشتہارات تقسیم کئے۔ (مفصل آئندہ)

افسوس منشی فتح دین صاحب کارکن دفتر ڈاک کا لڑکا چند دن بیمار رہنے کے بعد آج فوت ہوگیا۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔ نیز مرزا برکت علی بیگ صاحب کی ہمشیرہ رشیدہ بیگم صاحبہ وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔

شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم کئی روز سے بعارضہ پیچش و بخار بیمار ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور نہ کوئی سامان اس کے پاس موجود تھا۔ چنانچہ سب سے پہلے روس کو شکست ہوئی۔ حالانکہ روس کا ملک اتنا وسیع ہے۔ کہ مورخین لکھتے ہیں۔ جو قوم روس پر حملہ کرتی ہے۔ وہ ضرور تباہ ہو کر رہتی ہے۔ چنانچہ جب روس میں بالشوزم کی تحریک اٹھی۔ اس وقت انگریزوں اور فرانسیسیوں اور یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ والوں نے وہاں بغاوتیں کرائیں۔ فوجیں بھیجیں۔ روپیہ بھیجا۔ سامان بھیجا۔ اور ہر لحاظ سے لوگوں کی مدد کی۔ مگر روس کی اس گری ہوئی حالت کے باوجود وہ فوجیں سو سو۔ دو دو سو میل بڑھ کر تھک کر واپس آگئیں۔ مگر کسی کو یہ ہمت نہ ہوئی۔ کہ وہ ایک دن بھی ملک میں حکومت کر سکے۔ نپولین جو فرانس کا بادشاہ تھا۔ اس کی طاقت ٹوٹنے کی بھی یہی وجہ تھی۔ کہ وہ روس کے اندر گھس گیا۔ مگر یہ ملک اتنا وسیع تھا۔ کہ وہ اپنی تمام طاقت اس میں ضائع کر بیٹھا۔ تو

## گزشتہ جنگ عظیم میں روس نہایت ادنےٰ حالت میں

تھا۔ نہ اس کی فوجیں اچھی تھیں۔ نہ اس کے جرنیل اچھے تھے۔ نہ اس کے پاس اچھا توپ خانہ تھا۔ اور نہ سامانِ جنگ بافراط اس کے پاس موجود تھا۔ مگر اس تنظیم کے ماتحت جو لینن نے شروع کی ان میں ایسا تغیر پیدا ہوا۔ کہ آج جنگی سامانوں میں سب سے زیادہ اہمیت ہوائی جہازوں کو دی جاتی ہے۔ اور یہ تسلیم شدہ امر ہے۔ کہ سب سے زیادہ ہوائی جہاز آج کل روس کے پاس ہی موجود ہیں۔ اب یا تو وہ زمانہ تھا۔ کہ روس کے پاس ہوائی جہاز تو کیا توپیں بھی بہت کم تھیں۔ اور جو تھیں۔ وہ بہت ردی اور ناقص۔ مگر آج

## روسیوں کے جنگی ہوائی جہاز

تعداد میں دنیا کی تمام حکومتوں کے ہوائی جہازوں سے زیادہ ہیں۔ اور دوسرا سامان بھی ان کے پاس نہایت اعلےٰ درجہ کا ہے؛

تھوڑے ہی دن ہوئے میں نے ایک لسٹ دیکھی جس میں یہ ذکر تھا۔ کہ مختلف ممالک کے پاس کیا کیا جنگی سامان ہے۔ اس لسٹ کے دیکھنے سے مجھے معلوم ہوا۔ کہ روس کے پاس اس وقت دس ہزار ہوائی جنگی جہاز ہیں جرمنی کے پاس سات ہزار ہیں۔ انگلستان کے پاس چھ ہزار ہیں۔ فرانس کے پاس ساڑھے پانچ ہزار ہیں۔ اور اٹلی کے پاس پانچ ہزار۔ گویا اٹلی سے روس کی دوگنی طاقت ہے۔ اور انگلستان سے ڈیوڑھے ہوائی جہاز اس کے پاس موجود ہیں۔ حالانکہ ابھی اس نظام کو قائم ہوئے بہت قلیل عرصہ ہوا ہے۔ مگر ان کی

## ترقی کی سب سے بڑی وجہ

یہی ہے۔ کہ ان میں ایک عام حکم جاری کیا جاتا ہے۔ اور ساری قوم بلا چون و چرا اس کے پیچھے چل پڑتی ہے

ٹرکی کی اصلاح بھی اسی وجہ سے ہوئی ہے۔ بلکہ اس لحاظ سے۔ کہ ٹرکی ایک چھوٹا سا ملک تھا۔ جس کی اخلاقی حالت بھی سخت گری ہوئی تھی۔ اور چاروں طرف سے دشمنوں نے اسے رگیدا ہوا تھا۔

## ٹرکی کی ترقی روس سے بھی زیادہ عظیم الشان ہے

ٹرکی ایک مُردہ قوم تھی۔ جو محض اس نظام کی وجہ سے یکدم ترقی کر کے کہیں کی کہیں پہونچ گئی۔ چنانچہ کجا تو یہ حالت تھی۔ کہ فرانس اور انگلستان والوں نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ ہماری فوجیں قسطنطنیہ میں رہیں گی۔ اور ہماری اجازت کے بغیر تمہارا بادشاہ کوئی حکم نافذ نہیں کر سکیگا۔ جو حکم بھی تم دینا چاہو گے تمہارے لئے ضروری ہوگا۔ کہ تم پہلے اسے ہمارے سامنے پیش کرو۔ اور ہماری منظوری کے بعد اسے نافذ کرو۔ اور کجا یہ حالت ہے کہ آج

## فرانس اور انگلستان کے سفیر

ٹرکی کی منتیں کرتے ہیں۔ کہ تم ہمارے سمجھوتہ میں شامل ہو جاؤ۔ اور ٹرکی کہتا ہے۔ کہ ہم اس وقت تک اس معاہدہ میں شامل نہیں ہو سکتے۔ جب تک

# حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین زندہ باد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب نے جماعت احمدیہ سکندر آباد دکن کی پہلی فہرست ۲۴۰۰ کی پیش کرتے ہوئے درخواست کی۔ کہ یہ وعدہ ۳۰۰ ماہوار کی قسط سے آٹھ ماہ میں جولائی ۱۹۳۹ء تک ادا کر دیا جائے گا۔ چنانچہ آپ ہر ماہ تین سو روپیہ ارسال فرماتے رہے۔ اور جولائی کی قسط ۳۰۰ بھیج کر آپ نے لکھا۔ کہ پہلی فہرست ۲۴۰۰ کی آج پوری ہو گئی اور وعدہ پورا کرنے والوں کی فہرست آپ نے ارسال کر دی۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کے لئے پیش کر دی گئی ہے؛

نیز آپ نے لکھا۔ کہ دوسری فہرست کی رقم جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا منشائے مبارک ہے۔ کہ ہر ایک جماعت کوشش کرے ۱۳ اگست کے جلسہ سے قبل اپنا وعدہ پورا کرنے کی کوشش کرے۔ انشاء اللہ تعالےٰ اگست میں حضور کے پیش کر دی جائے گی؛

وہ جماعتیں جن کے وعدوں کی وصولی بہت کم ہے۔ حتیٰ کہ بعض کی وصولی چالیس اور پچاس فیصدی کے درمیان ہے۔ پوری توجہ کریں۔ تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ "سب وعدے ۱۵ اگست تک ادا ہو جائیں۔ تا وہ ثواب میں چھ ماہ آگے بڑھ جائیں"۔ احباب اپنے وعدے پورے کر لیں۔ چونکہ اگست کا مہینہ شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے اس میں وعدے پورے کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے؛

فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔ قادیان

ہمیں فلاں علاقہ واپس نہ دیا جائے جو

## غاصبانہ طور پر

ہم سے لیا گیا تھا۔ اور انگلستان والے فرانس پر زور دیتے ہیں۔ کہ یہ علاقہ ٹرکی کو ضرور واپس دے دو اور اسے اس معاہدہ میں شامل ہونے دو۔ کیونکہ ٹرکی کے بغیر

## جرمنی اور اٹلی سے لڑائی

کرنا ہمارے لئے سخت مشکل ہے۔ اور فرانس اس بات پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اُسے وہ علاقہ واپس دے دے۔

گویا وہ ملک جس کے بادشاہ کو بھی کسی زمانہ میں یہ اختیار نہیں تھا۔ کہ وہ فرانسیسی۔ اور انگریز سفیروں سے مشورہ لئے۔ اور ان کی منظوری حاصل کئے بغیر کوئی حکم دے سکے۔ آج وہ

## فرانس اور انگلستان کی برابری

کا ہی دعوےٰ نہیں کرتا۔ بلکہ جب اسے سمجھوتہ میں شریک ہونے کے لئے کہا جاتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے۔ پہلے ہمارا فلاں علاقہ واپس دے دو۔ پھر کوئی اور بات ہوگی۔ اور فرانس اس بات پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کہ وہ علاقہ اسے واپس کرے۔ مگر یہ اسی نظام کا اثر ہے۔ جو مصطفےٰ کمال پاشا نے ان میں جاری کیا؛

اس کے بعد

## اٹلی کی باری آئی

یہ بھی گرا ہوا ملک تھا۔ اور روس کی طرح ہی اس کا حال تھا۔ پرانی شان و شوکت کے اثر کے ماتحت وہ ایک بڑی طاقت سمجھا جاتا تھا۔ مگر حقیقی طاقت اس میں مفقود تھی۔ نہ اس میں تنظیم تھی۔

نہ اس میں نظام تھا۔ نہ اس کے پاس روپیہ تھا۔ اور نہ کوئی تجارت اس کے پاس تھی۔ مگر اب یہ ملک اتنا ترقی کر گیا ہے۔ کہ کئی تجارتی منڈیاں اٹلی والوں کے قبضہ میں ہیں اور تجارت کے کئی میدانوں میں وہ انگریزوں کو شکست دے چکے ہیں۔ ان کے سمندری جہاز انگریزی جہازوں سے بدرجہا بہتر ہوتے ہیں۔ ان میں کھانا زیادہ اچھا ملتا ہے۔ اور ان میں آرام و آسائش کا بھی زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ کئی انگریز افسر جب سرکاری کرائے پر اِدھر اُدھر جاتے ہیں تو اٹلی کے جہازوں میں جاتے ہیں۔ پارلیمنٹ میں اس کے متعلق کئی دفعہ سوال بھی ہوئے اور دریافت کیا گیا کہ ایسے افسروں کو روکا کیوں نہیں جاتا۔ مگر حکومت کی طرف سے یہی کہا جاتا ہے۔ کہ ہمارا کام صرف کرایہ دینا ہے۔ ہم یہ پابندی عائد نہیں کر سکتے۔ کہ وہ فلاں جہازوں میں سوار ہوا کریں اور فلاں میں نہ ہوا کریں۔ اس کی وجہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہی ہے کہ اٹلی جہازوں میں مسافروں کو آرام زیادہ ملتا ہے اس کے بعد

**جرمن میں تغیر**

پیدا ہوا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جرمنی کے حالات مختلف تھے۔ روسی اور ترکی اور اطالوی مُردہ قومیں تھیں جو زندہ ہوئیں مگر جرمن مُردہ نہیں تھا۔ جرمن زندہ تھا۔ اس میں علم بھی تھا۔ اس میں سائنس بھی تھی اور وہ قریب زمانہ میں دنیا کی بڑی سے بڑی طاقتوں میں شامل رہ چکا تھا۔ صرف عارضی طور پر وہ دبا دیا گیا تھا۔ پس ہٹلر کا کام اتنا شاندار نہیں جتنا لینن یا مسولینی یا مصطفےٰ کمال پاشا کا۔ لیکن بہر حال اس نے اپنے ملک کو غلامی سے نکالا۔ اور اسے عزت و رفعت کے مینار پر کھڑا کر دیا مگر جس نظام کے متعلق آج دنیا کہتی ہے کہ یہ نیا نظام ہے۔ تم سوچو اور غور کرو کہ کیا یہ نیا نظام ہے حقیقت یہ ہے کہ

**یہ نیا نظام نہیں**

بلکہ یہ وہی نظام ہے جسے اسلام نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے خلافت کی شکل میں دنیا میں قائم کیا۔ تم میں سے کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ آج یورپ میں چونکہ یہ ایک نظام قائم ہو چکا ہے۔ اور اس کے فوائد بھی ظاہر ہو چکے ہیں۔ اس لئے اس کو دیکھ کر آپ نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے۔ مگر میں بتاتا ہوں۔ کہ یہ صحیح نہیں۔ تم ۱۹۱۴ء کا میرا وہ لیکچر نکال کر دیکھ لو جو "برکاتِ خلافت" کے نام سے چھپا ہوا موجود ہے اس میں

**میں نے وہی نظام پیش کیا**

ہے۔ جس کی آج یوروپین حکومتیں تقلید کر رہی ہیں۔ ۱۹۱۴ء میں تو نہ لینن تھا نہ مسولینی نہ مصطفےٰ کمال پاشا تھا نہ ہٹلر۔ اس وقت میں نے یہ نظام لوگوں کے سامنے رکھا۔ اور انہیں بتایا کہ قومی ترقی انہی اصول پر ہو سکتی ہے۔ پیغامی ہمیشہ میری اس تقریر اور اسی قسم کی اور تقریروں پر اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ اور کہا کرتے ہیں دیکھو یہ شخص خود رائی کی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے حالانکہ اسلام نے جو طریق بتایا ہے۔ وہ اس

**ڈکٹیٹر شپ سے ہزاروں درجے بڑھ کر ہے**

جو یوروپین ممالک میں قائم ہے۔ بے شک ان دونوں میں ایک مشابہت بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ جس طرح لوگ ڈکٹیٹروں کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے خلفاء کی اطاعت اور فرمانبرداری کی تلقین کی ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں ایک بہت بڑا فرق بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ ڈکٹیٹر خود قانون ساز ہوتا ہے مگر خلیفہ قانون ساز نہیں بلکہ ایک اور

**قانون کے تابع**

ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتا ہے۔ ہٹلر قانون ساز ہے۔ مسولینی قانون ساز ہے۔ لینن قانون ساز ہے۔ لیکن اسلامی خلیفہ نظام اور قانون کا اسی طرح پابند ہے جس طرح جماعت کا ایک عام فرد۔ وہ قانون ساز نہیں بلکہ خدائی قانون کا تابع ہوتا ہے۔ اور اسی قانون کو وہ لوگوں سے منواتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خلافت کی وجہ سے لوگوں پر وہ ظلم نہیں ہوتا جو ان ملکوں میں ہو رہا ہے۔ اور اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ یہاں ایک مکمل قانون قرآن کریم کی شکل میں موجود ہے۔ جس پر عمل کرنا اور دوسروں سے عمل کرانا خلفاء کا کام ہے۔ لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہماری جماعت میں ابھی تک

**احکام خلافت کی پابندی**

کی وہ روح پیدا نہیں ہوئی جو اسلام لوگوں کے دلوں میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور نہ اس نظام کی قدر و قیمت کو اس نے پوری طرح محسوس کیا ہے۔ مجھے حیرت ہوئی جب میں نے اپنی جماعت کے ایک اخبار میں

**غیر مبایعین کے ایک انگریزی اخبار کا ایک نوٹ**

پڑھا۔ جس میں وہ ہٹلر کی کتاب "میری جدوجہد" کے بعض اقتباسات درج کرنے کے بعد لکھتا ہے۔ کہ مسلمانوں کو اپنی توجہ اس نئے سوشل فلسفہ کی طرف مبذول کرنی چاہیئے۔ کیونکہ بظاہر یہ اُن خیالات کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ جو اسلامی جمہوریت کے متعلق قبول کئے جا چکے ہیں۔ لیکن اس تجربہ کے بعد جو جرمنی نے کیا اور اس تجربہ کے بعد جو یورپ کے بعض دوسرے ممالک میں کیا گیا۔ یہ امر اس قابل ہو جاتا ہے۔ کہ ہم دوبارہ تمام سوال پر غور کریں اور دیکھیں کہ اسلامی نقطۂ نگاہ کیا ہے؟

گویا غیر مبایعین کے دلوں میں بھی اب یہ احساس پیدا ہونے لگا ہے کہ آج سے پچیس سال پہلے جو تعلیم ہماری جماعت کی طرف سے پیش کی گئی تھی کہیں وہی تو درست نہیں اور کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ غلطی پر ہوں۔ اور اسلامی نظام کے سمجھنے میں انہوں نے ٹھوکر کھائی ہو۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اب غیر مبایعین کے دل بھی اس نظام کی خوبی کو تسلیم کرنے لگ گئے ہیں۔ اور اُن پر بھی یہ امر آشکار ہو گیا ہے کہ

**صحیح نظام وُہی ہے جو خلافت کے ماتحت ہو**

مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جہاں اور لوگ اس طریق کی عمدگی اور خوبی کو تسلیم کرنے لگ گئے ہیں۔ وہاں اپنی جماعت کے بعض افراد اس کی قدر کو نہیں پہچانتے۔ اس وقت ہماری جماعت میں بہت سے لوگ ایسے داخل ہیں جو خیال کرتے ہیں کہ صرف

**نام کی احمدیت**

ان کے لئے کافی ہو جانی چاہیئے۔ ایسے آدمیوں سے خواہ ان کی تعداد کس قدر زیادہ کیوں نہ ہو جماعت کو ہرگز کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ اور میں سمجھتا ہوں جہاں ان لوگوں کے دماغ میں یہ غلط خیال سمایا ہوا ہے۔ کہ وہ محض احمدی کہلا کر احمدیت کی تقویت کا موجب بن سکتے ہیں۔ وہاں جماعت کے کارکنوں کو بھی یہ خیال اپنے دل سے نکال دینا چاہیئے کہ ان لوگوں کو جماعت سے علیحدہ کر دینا جماعت کے لئے نقصان کا موجب ہوگا۔ یقیناً ان لوگوں کا جماعت سے نکال جماعت کے لئے نقصان دہ نہیں بلکہ مفید ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جماعت اسی وقت ترقی کرسکتی ہے جب اس قسم کے لوگ اس کے اندر موجود نہ ہوں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ

**جب تک ایک فعّال جماعت نہ ہو**

اس وقت تک دُنیا میں کوئی تغیر پیدا نہیں ہوسکتا۔ اگر ایک طرف ایک ہزار کام کرنے والے لوگ ہوں۔ اور دوسری طرف ایک لاکھ ایسے لوگ موجود ہوں۔ جو نکمّے اور ناکارہ ہوں۔ تو یقیناً ان ایک لاکھ نکموں سے ایک ہزار کام کرنے والا زیادہ مفید ہوگا۔ بلکہ ایک طرف اگر ایک ہزار ہوں۔ اور دوسری طرف ننانوے ہزار نکمّے۔ اور ایک ہزار کام کرنے والے ہوں۔ یا دو ہزار ایک طرف ہوں۔ اور دوسری طرف بھی دو ہزار ہوں۔ مگر ان کے ساتھ پانچ دس ہزار نکمّے لوگ بھی ہوں۔ تو باوجود اس کے کہ کثرتِ تعداد دوسری طرف ہوگی جیتیں گے وُہی۔ جو گو کم ہونگے۔ مگر

**سب کے سب کام کرنے والے**

ہونگے۔ کیونکہ گو وُہ تھوڑے ہوں گے مگر ان کے گلے میں کوئی ایسے پتھر نہیں ہوں گے۔ جو ان کو بڑھنے سے روک لیں۔ مگر دوسری طرف گو کام کرنے والوں کی تعداد اتنی ہی ہوگی۔ مگر چونکہ ان کے گلے میں بعض ایسے پتھر بھی ہونگے جو انہیں نیچے کی طرف جھکا رہے ہونگے اس لئے باوجود زیادہ ہونے کے وُہ شکست کھائیں گے۔ اور بدعمل لوگوں کا بار انہیں کامیاب نہیں ہونے دے گا:۔

پس جب تک جماعت اس نکتہ کو نہیں سمجھتی۔ اور اس کے اندر یہ بیداری پیدا نہیں ہوتی۔ کہ جو لوگ فعّال نہیں۔ جو کام کرنے والے نہیں۔ جو قربانی کرنے والے نہیں۔ جو دین کے لئے تکالیف اور مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ وُہ

**ہرگز اس قابل نہیں۔ کہ جماعت میں رہیں**

اس وقت تک وُہ ہرگز۔ ان عظیم الشان کامیابیوں کو نہیں دیکھ سکتی۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہمارے لئے مقدر ہیں۔ اور جو مل کر تو رہیں گی۔ مگر ممکن ہے ہماری غفلت کی وجہ سے کچھ سال پیچھے جا کر ملیں:۔

بے شک اللہ تعالےٰ نے یہ وعدہ کیا ہوا ہے۔ کہ ہماری جماعت ترقی کرے گی۔ مگر یہ وعدہ جماعت کے متعلق ہے۔ یہ نہیں کہا۔ کہ میں بھی ترقی کروں گا یا تم بھی ترقی کرو گے۔ میں نے یہاں "میں" کے لفظ کا ذکر بطور مثال کیا ہے۔ ورنہ میرے ساتھ

**خدا تعالےٰ کے ذاتی وعدے**

بھی ہیں۔ پس میں نے جو "میں" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ یہ صرف مثال کے طور پر کیا ہے۔ اور میرا منشاء اس سے یہ ہے۔ کہ اس میں زید یا بکر کے متعلق کوئی وعدہ نہیں بلکہ اصل وعدہ یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ترقی کرے گی:۔

تم جانتے ہو۔ کہ

**کتنے ہی لوگ ہیں جنہوں نے سر نکالا**

اور جماعت میں انہوں نے بغاوت کی۔ پھر تم یہ بھی جانتے ہو۔ کہ کس کس طرح تم ان فتنوں کو دیکھ کر کانپ اُٹھے تھے۔ اور کس کس طرح دھوں پر رقعے لکھ کر مجھے پریشان کرتے تھے۔ کہ ان لوگوں سے نرمی اور رعایت کی جائے۔ ورنہ فساد بڑھ جائیگا۔ مگر بتاؤ پھر وُہ لوگ کہاں گئے۔ ابھی دو سال کا عرصہ نہیں ہوا۔ تم میں سے ہر شخص اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائے کہ کیا اس وقت

**مصریوں کی شکل میں ایک بہت بڑی مصیبت**

تمہارے سامنے نہیں آئی تھی۔ تم کس طرح اس مصیبت کو دیکھ کر گھبرا اُٹھے تھے۔ مگر آج باوجود اس بات کے کہ وُہ تمہارے پہلو میں رہتے ہیں۔ تمہیں کوئی پریشانی نہیں۔ تمہیں کوئی تکلیف اور بے چینی نہیں۔ بلکہ آج تو تمہیں اُن کی اتنی بھی پروا نہیں۔ جتنی سُوکھے ہُوئے پتہ کی ہوتی ہے۔ اور جو راہ چلتے ہُوئے پاؤں کے نیچے آجاتا ہے۔ مگر مجھے تعجب ہے۔ بعض لوگ آج کل بھی مجھے اس قسم کے خط لکھتے رہتے ہیں۔ کہ مصری صاحب نے

**مصلح موعُود کی پیشگوئی کے متعلق ایک کتاب**

لکھی ہے۔ اور جماعت کے لوگ اس کتاب کو پڑھتے ہیں۔ انہیں اس کتاب کے پڑھنے سے روکا جائے۔ حالانکہ یہ بے وقوفی کی بات ہے۔ مجھے مصری صاحب سے جو اختلاف تھا۔ وُہ یہ تھا۔ کہ وُہ گالیاں دیتے تھے۔ اشتعال انگیز الفاظ استعمال کرتے تھے۔ اور لڑائی جھگڑا پیدا کرنے کے ذرائع ڈھونڈتے تھے۔ اور یہ بات ایسی ہے۔ جسے کوئی شریف انسان برداشت نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر ان کا اختلاف اسی حد تک رہے۔ کہ وُہ اپنی باتیں سنائیں اور ان کے دلائل پیش کریں۔ تو وُہ دلائل اگر صحیح ہوں گے۔ تو نہ صرف میں ان کو تسلیم کروں گا۔ بلکہ میں جماعت کے دوستوں سے بھی کہوں گا۔ کہ وُہ ان کی باتوں کو مان لیں۔ اور اگر وُہ دلائل غلط ہیں۔ تو ان کا سلسلہ پر اثر ہی کیا ہوسکتا ہے:۔

بہر حال کسی کتاب کے پڑھنے سے دوسرے کو روکنا اتنی بڑی نادانی ہے۔ کہ اس سے

**بڑی نادانی اور کوئی نہیں ہوسکتی**

اگر مصری صاحب نے کوئی سچائی پیش کی ہے۔ تو اس کو ماننا تمہارا بھی فرض ہے۔ اور میرا بھی۔ اور اگر وُہ جھوٹ ہے۔ تو اس کا رد کرنے کی مجھے کیا ضرورت ہے؟ یا مجھے کیا پڑی ہے۔ کہ میں اس کے پڑھنے سے لوگوں کو روکوں۔ آخر یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔ کہ سچائی میرے پاس ہو۔ اور دلائل دوسرے کے پاس ہوں۔ اور اگر ایسا ہی ہو۔ تو اللہ تعالےٰ پر یہ

**شدید ترین الزام**

عائد ہوتا ہے۔ کہ وُہ سچائی کے لئے دلائل مہیا نہیں کرتا:۔

پس اگر مصری صاحب نے جو باتیں پیش کی ہیں۔ وُہ سچی ہیں۔ تو پھر اُن کے پڑھنے سے لوگوں کو روکنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اور اگر ہم روکیں۔ تو قیامت کے دن یقیناً ہم ایسی حالت میں اٹھائے جائیں گے۔ کہ ہمارا مُونہہ کالا ہوگا۔ اور خدا کے حضور ہم لعنتی قرار پائیں گے۔ لیکن اگر وُہ جھوٹ ہے تو پھر

**مٹی کے ڈھیر سے ڈرنے کی کیا وجہ**

ہوسکتی ہے۔ بھلا اس سے بھی زیادہ کوئی بُزدل ہوسکتا ہے۔ جس کے کمرہ میں مٹی کا شیر پڑا ہوُا ہو۔ اور وُہ اسے دیکھتے ہی باہر نکل جائے۔ اور دوسروں کو بھی نکال دے۔ اور کہے۔ کہ جلدی چلو۔ یہاں کمرے میں ایک شیر ہے۔ کہیں وُہ پھاڑ نہ ڈالے۔ پس جبکہ میرے نزدیک اس کی حیثیت ایک مٹی کے

**بے جان بُت**

سے زیادہ نہیں۔ تو میں لوگوں کو اس سے روک کر بے وقوف کیوں بنوں۔ میرے نزدیک تو ان کے دلائل اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ محض ان کی بناوٹ اور لسّانی ہے۔ بلکہ میں تو اس کتاب کو اس قابل بھی نہیں سمجھتا۔ کہ خود اس کا جواب دُوں۔ بالخصوص اس لئے کہ یہ مضمون ایسا ہے۔ جس کے متعلق میں اب تک خاموش رہا ہوں۔ ہاں جماعت کے بعض اور دوست جو اس معاملہ میں جوش رکھتے ہیں۔ وہ اگر چاہیں۔ تو جواب دے سکتے ہیں۔ مجھے ضرورت نہیں۔ کہ میں اس کا جواب دُوں:۔

**باقی اس پیشگوئی کے متعلق میرا نظریہ**

یہ ہے۔ کہ یہ پیشگوئی کسی مامور کے متعلق نہیں۔ بلکہ غیر مامور کے متعلق ہے۔ اور جب یہ پیش گوئی مامور کے متعلق نہیں۔ تو ایک غیر مامور کو بولنے اور دعوے کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ دعوے ہمیشہ وہاں کیا جاتا ہے۔ جہاں پیشگوئی مامور کے متعلق ہو۔ مگر جب غیر مامور کے متعلق ہو۔ تو اس کے متعلق

**دعوے کرنا ضروری نہیں ہوتا**

میں نے کئی دفعہ بتایا ہے۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ریل کے متعلق پیشگوئی کی۔ اب کیا یہ ضروری ہے کہ ریل خود بول کر کہے کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کی مصداق ہوں۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس بارے میں ریل کا بولنا ضروری نہیں۔ بلکہ ریل اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی میں آگئی۔ تو اس پیشگوئی کی صداقت کے لئے ریل کا وجود ہی کافی دلیل ہے۔ کسی دعوے کی اس میں ضرورت نہیں۔ اسی طرح اور کئی ایسی پیشگوئیاں ہوتی ہیں۔ جو باوجود اس کے کہ واقعی طور پر بعض لوگوں پر چسپاں ہوتی ہیں مگر اس بارے میں ان کو دعوے کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بیشک کئی پیشگوئیاں ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں دعوے کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مگر وہ پیشگوئیاں بھی ہوتی ہیں جن کے لئے کسی دعوے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور میرے نزدیک مصلح موعود کی پیشگوئی چونکہ مامور کے متعلق نہیں بلکہ غیر مامور کے متعلق ہے۔ اس لئے وہ ان پیشگوئیوں میں داخل ہی نہیں جن میں کسی دعوے کی ضرورت ہو۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ یہ پیشگوئی مجھ پر چسپاں نہیں ہوتی۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب کوئی پیشگوئی کسی مامور کے متعلق نہ ہو تو اس میں دعوے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہر شخص علامات کو دیکھ کر خود بخود اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ وہ پیشگوئی دوسرے پر چسپاں ہوتی ہے یا نہیں مثلاً اگر

## مجھ پر تمام علامات چسپاں

ہو رہی ہوں۔ اور جس قدر نشانات مصلح موعود کے بتائے گئے ہیں وہ سب مجھ میں پورے ہو رہے ہوں تو مصری خواہ لاکھوں کروڑوں ہو جائیں اور یہ کہہ کر سر پیٹتے رہیں کہ مصلح موعود کی پیشگوئی مجھ پر چسپاں نہیں ہوتی۔ تو ان کا کچھ نہیں بنے گا۔ ہر شخص جو واقعات کو دیکھے گا۔ وہ خود بخود یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہوگا کہ جب تمام علامات ایک شخص کے وجود میں پوری ہو گئیں۔ تو وہ کیوں مصلح موعود نہیں۔ اور اگر مصلح موعود کی جو علامات بیان کی گئی ہیں وہ مجھ میں نظر نہ آئیں تو خواہ جماعت مجھے مصلح موعود قرار دے دے۔ میں مصلح موعود نہیں بن سکتا۔ لوگ کہیں گے جب علامات پوری نہیں ہوئیں تو مصلح موعود کس طرح ہو گئے۔ مثلاً مصلح موعود کے متعلق اللہ تعالےٰ نے جو علامات بتائی ہیں۔ اُن میں سے بعض یہ ہیں کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔" "زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔" اور "قومیں اس سے برکت پائیں گی۔" اب

## اگر یہ علامات میرے متعلق نہیں

تو کسی کو کچھ لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ جب قومیں مجھ سے برکت نہیں پائیں گی۔ جب میں اسیروں کی رستگاری کا موجب نہیں ہوں گا۔ اور جب میں زمین کے کناروں تک شہرت نہیں پاؤں گا۔ تو لوگ خود بخود فیصلہ کر لیں گے کہ میں مصلح موعود نہیں۔ آخر برکت دینے والا خدا ہے نہ کہ میں یا مصری صاحب۔ پس جبکہ خدا میرے ذریعہ دنیا کی اقوام کو برکت نہیں دیگا۔ تو لوگوں کے لئے فیصلہ کرنا آسان ہو جائے گا۔ اور وہ سمجھ جائیں گے کہ میرے متعلق یہ کہنا کہ میں مصلح موعود ہوں درست نہیں۔ لیکن اگر قوموں نے مجھ سے برکت پالی۔ اگر زمین کے کناروں تک میں شہرت پا گیا۔ اور اگر میں اسیروں کی رستگاری کا موجب بن گیا۔ تو اس کے بعد بھی اگر کوئی میرے متعلق اس پیشگوئی کی صداقت سے انکار کرے گا تو اس کی مثال ایسی ہی ہوگی جیسے کہتے ہیں کہ کوئی بزدل شخص کسی لڑائی میں شامل ہو گیا۔ اتفاقاً ایک تیر اس کی پنڈلی میں آ لگا۔ اور خون بہنے لگ گیا۔ وہ یہ دیکھتے ہی میدان جنگ سے بھاگا۔ اور بھاگتے ہوئے ایک طرف تو اپنے زخم کا خون پونچھتا جاتا تھا۔ اور دوسری طرف کہتا جاتا تھا کہ یا اللہ یہ خواب ہی ہو۔ یا اللہ یہ خواب ہی ہو۔ کیسی حماقت ہے ایک واقعہ موجود ہے۔ تیر لگا ہوا ہے درد ہو رہا ہے خون بہہ رہا ہے۔ اور زبان سے کہتا جا رہا ہے کہ یا اللہ یہ خواب ہی ہو۔ اسی طرح اگر خدا نے میرے ذریعہ دنیا کی مختلف اقوام کو برکت دے دی۔ اگر خدا نے مجھے اسیروں کی رستگاری کا موجب بنا دیا۔ اور اگر خدا نے مجھے

## اسلام اور احمدیت کی شوکت اور اس کی عظمت

قائم کرنے کا ایک ذریعہ بنا دیا۔ تو کوئی لاکھ شور مچاتا رہے۔ کہ یہ مصلح موعود نہیں۔ دنیا اسکی بات پر قطعاً کان نہیں دھرے گی۔ اور اگر مجھ میں یہ علامات نہ پائی گئیں تو خواہ میری بیعت میں داخل شدہ لوگ سب کے سب مجھے مصلح موعود قرار دے دیں۔ میں مصلح موعود نہیں ہوں گا۔ کیونکہ لوگ کہیں گے کہ تم یہ بتاؤ ہم واقعات کو کہاں چھپائیں۔ اگر علامات پوری نہیں ہوئیں۔ تو ہم کسی کو مصلح موعود کس طرح مان لیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے اگر علامات پوری ہو گئیں اسلام میرے ذریعہ ترقی کر گیا۔ غلام میرے ذریعہ آزاد ہو گئے۔ اور احمدیت میرے ذریعہ پھیل گئی۔ تو مصلح موعود کا جو کام تھا جب میں نے وہ کر دیا تو لوگ خواہ انکار کریں۔ میں بہر حال مصلح موعود ہوں گا کیونکہ

## ہمیں کام سے غرض ہے نہ کہ نام سے

تم کوئی نام لکھو یا نہ رکھو مگر حقیقت یہی ہے کہ جس کے ذریعہ قومیں برکت پائیں گی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو دنیا کے اکناف تک پھیلائے گا۔ اور جو غلاموں کو آزاد کرے گا وہی مصلح موعود ہوگا۔ چاہے لوگ اُسے مصلح موعود کہیں یا نہ کہیں۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجتہادی غلطیوں کو پیش کرنا نادانی ہے۔ میں کہتا ہوں دس ہزار اجتہادی غلطیاں بھی اگر تم نکال لو تو وہ اس نشان میں حارج نہیں ہو سکتیں کیونکہ

## اصل چیز نام نہیں بلکہ کام ہے

اور اصل چیز احمدیت کی فتح اور اسلام کا غلبہ ہے۔ یہی کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا اور یہی کام میرا ہے۔ اگر قومیں مجھ سے برکت پا جائیں۔ غلام آزاد ہو جائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام دُنیا کے کناروں تک پہونچ جائے۔ تو پھر کسی اور بحث کا کرنا بالکل فضول اور لغو ہوگا۔ پس میرے نزدیک تو اس کتاب کی کوئی وقعت ہی نہیں۔ لیکن چونکہ ہماری جماعت کے بعض لوگ کہتے ہیں کہ لوگوں کو اس کتاب کے پڑھنے سے روکا جائے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ کیوں روکا جائے؟ میں نے تو

## عیسائیوں اور آریوں کی کتابیں

بھی پڑھی ہیں۔ اور ان سے بڑا فائدہ اٹھایا ہے۔ بلکہ حق یہ ہے۔ کہ مجھ پر اسلام کی خوبیاں عیسائیوں اور آریوں کی کتابیں پڑھ کر ہی ثابت ہوئیں۔ میں نے جب غیر مذاہب کی کتابوں کو پڑھا۔ اور میں نے اُن کے نقائص اور کمزوریوں کو دیکھا۔ تو مجھے معلوم ہوا کہ ان کتابوں کے مصنف کس قدر تقوےٰ سے دُور تھے اور کس طرح خلاف عقل باتیں وہ لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے۔ اس کے مقابلہ میں جب میں نے قرآن کو دیکھا تو مجھے نظر آیا کہ اس کی ہر بات عقل کے مطابق ہے۔ اور اس نے ہر مقام پر تقوےٰ اور خشیت الہٰی پر زور دیا ہے۔ پس میرا ایمان اس فرق کو دیکھ کر جو اسلامی اور غیر اسلامی کتابوں میں پایا جاتا ہے گز دو گز نہیں قدموں نہیں بلکہ میلوں میل بڑھ گیا۔ اور بڑی تیزی سے بڑھا۔

پس وہ شخص جس کے دل میں ایمان ہے۔ اور جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچ اور جھوٹ میں تمیز کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ وہ تو جب بھی مصری صاحب کی کتاب کو پڑھے گا۔ اس کی خلاف تقوےٰ باتیں دیکھ کر اس کا ایمان ترقی کر جائے گا۔ اور اگر کوئی ایسا شخص ہے جس کے دل میں ایمانی کمزوری پائی جاتی ہے۔ تو ایسا شخص اگر گمراہ ہوتا ہے۔ تو اس کی گمراہی میرے اختیار سے باہر ہے۔ ایسے لوگوں کے متعلق تو اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ یضل بہ کثیرا۔ اگر وہ قرآن کو پڑھیں گے۔ تو قرآن پڑھ کر بھی گمراہ ہی ہوں گے

## مصری صاحب کی کتاب

کی تو حیثیت ہی کیا ہے۔ پس وہ شخص جس کے اندر مرض ہو۔ اس کے متعلق قرآن کریم کی یہ شہادت ہے۔ کہ اس کی بیماری کو قرآن کریم بھی بڑھا دیتا ہے اور کم نہیں کرتا اب اگر ایسے لوگ ہوں۔ تو کیا میں انہیں کہہ سکتا ہوں۔ کہ تم قرآن کریم نہ پڑھا کرو اگر وہی بات درست ہے۔ جو ہمارے بعض دوستوں کی طرف سے پیش کی جاتی ہے تو انہیں چاہیئے۔ کہ جب قرآن کریم یہ کہتا ہے۔ کہ میرے پڑھنے سے بعض لوگ بجائے ہدایت پانے کے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ تو وہ لوگوں کو قرآن پڑھنے سے بھی روکا کریں۔ مگر کیا وہ روک سکتے ہیں۔ یا میں کسی کو حکم دے کر کہہ سکتا ہوں۔ کہ تم قرآن نہ پڑھا کرو۔ چاہے کوئی کتنا ہی ایمان سے کورا ہو۔ میں تو اسے یہی کہوں گا۔ کہ تم قرآن پڑھو کیونکہ اگر آج نہیں تو شائد کل قرآن تمہاری ہدایت کا موجب ہو جائے۔ مگر قرآن بہر حال یہی کہتا ہے۔ کہ یضل بہ کثیرا۔ قرآن پڑھنے سے بھی بجائے اس کے کہ بعض لوگوں کے ایمان تازہ ہوں۔ ان کے دل میں خدا اور اس کے رسول اور اس کے مذہب سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسے انسانوں کا کوئی علاج ہے ہی نہیں۔ وہ مصری صاحب کی کتاب کیا۔ وہ تو قرآن بھی پڑھیں گے تو گمراہ ہوں گے۔ پس یہ خیال کر لینا کہ ہماری طرف سے لوگوں کو اس کتاب کے پڑھنے سے روکا جانا چاہیئے۔ بالکل غلط ہے۔ ہم لوگوں کو اس کتاب کے پڑھنے سے ہرگز روک نہیں سکتے۔ بلکہ میرے نزدیک جہاں تک دینی تحقیق کا تعلق ہو۔ لوگوں کو اپنے عقیدہ اور اپنے مذہب کے خلاف لکھی ہوئی کتابوں کے پڑھنے سے روکنا

## سخت ظالمانہ فعل

ہے۔ ہر شخص کلی طور پر آزاد ہے۔ اور وہ اس امر کا اختیار رکھتا ہے۔ کہ دینی معاملات میں اس کی تحقیق اسے جس نتیجہ پر پہنچاتی ہے اس پر پہنچ جائے میں جس چیز پر ناراض ہوتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ منافقت دکھائی جائے۔ اور دل میں کوئی عقیدہ رکھا جائے۔ اور ظاہر کچھ کیا جائے۔ ورنہ تحقیق تو میں اپنے لئے بھی ضروری سمجھتا ہوں اور دوسروں کے لئے بھی۔ میرے بچے جوان ہو گئے ہیں۔ میں ہمیشہ انہیں کہا کرتا ہوں۔ کہ قرآن کریم کے علاوہ ستیارتھ پرکاش اور انجیل وغیرہ بھی پڑھا کرو۔ کیونکہ ان کتابوں کے بغیر تمہیں اسلام کی خوبیوں کا پتہ نہیں لگ سکتا۔ تو

## غیروں کا لٹریچر پڑھنا عیب کی بات نہیں

بلکہ میں ان لوگوں کو بہت بے وقوف سمجھتا ہوں۔ جو ایسی کتابیں چھپ چھپ کر پڑھتے ہیں۔ کیونکہ جو شخص کسی دوسرے کو تحقیق سے روکتا ہے وہ اپنے جھوٹے ہونے کا آپ اقرار کرتا ہے۔ ہاں ہمارا یہ حق ہے۔ کہ اگر کسی نے کوئی تحقیق کر لی ہے۔ اور وہ تحقیق ہماری تحقیق اور ہمارے مذہب کے خلاف ہے۔ تو ہم اس سے یہ مطالبہ کریں۔ کہ اب تم ہمارے اندر شامل نہ رہو۔ بلکہ تم الگ ہو کر اعلان کر دو۔ کہ مجھ پر فلاں مذہب یا فلاں عقیدہ کی صداقت کھل گئی ہے اور اب میں بجائے پہلے عقیدہ کے فلاں عقیدہ اختیار کرتا ہوں۔ اگر کوئی اس طرح کر دے تو بات ختم ہو جاتی ہے۔ اور کوئی جھگڑا باقی نہیں رہتا۔ مگر جب کوئی ہمارے اندر شامل رہ کر ہم میں فتنہ پیدا کرتا۔ اور بظاہر تو وہ ہمارے ساتھ ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے۔ مگر اندرونی طور پر وہ کسی اور مذہب اور کسی اور عقیدے کا قائل ہوتا ہے۔ تو چونکہ اس قسم کی باتیں نظام کو تہ و بالا کر دیا کرتی ہیں۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ ہم اس کا مقابلہ کریں۔ اور اس کی اصل شکل میں اسے بے نقاب کر دیں۔ بہر حال ہماری جماعت چونکہ خلافت کے نظام میں منسلک ہے۔ اس لئے جب بھی کوئی فتنہ اٹھا تو گو بظاہر اس کی شکل نہایت ہیبت ناک تھی۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس کا نام و نشان مٹ گیا۔ اور

## یہ سب اس نظام کی برکت ہے

جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں قائم ہے۔ مگر پھر بھی عملی طور پر ہماری جماعت میں ابھی کئی قسم کی کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ کئی کمزور لوگ ہیں جو قربانیوں میں پورے طور پر حصہ نہیں لے رہے کئی ان مشکلات کو برداشت نہیں کر سکتے جو خدا تعالےٰ کے راستہ میں پیش آتی ہیں۔ اور کئی عدم استقلال کی وجہ سے چند دن نیکی کے کاموں کی طرف توجہ کرتے اور پھر ان کو بھلا کر بیٹھ رہتے ہیں۔ اور یہی وہ باتیں ہیں جن کی ہماری جماعت کو فکر کرنی چاہیئے۔ میں دیکھتا ہوں بہت چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں۔ مگر ہماری جماعت کے بعض دوستوں کا قدم انہی باتوں میں آکر پھسل جاتا ہے۔ اور وہ استقلال کا مظاہرہ نہیں کر سکتے

## نیشنل لیگ

کا ہی قادیان میں پہلے چھ سو ممبر ہؤا کرتا تھا۔ مگر اب مجھے معلوم ہؤا ہے کہ اس کے ممبر صرف ۴۹ ہیں۔ اب کجا چھ سو اور کجا ۴۹ کیا ان دونوں میں کوئی بھی نسبت ہے۔ اور پھر یہ کتنی بے استقلالی کی بات ہے۔ کہ ایک وقت تو نیشنل لیگ کے قادیان میں چھ سو ممبر ہوں اور دوسرے وقت صرف ۴۹ ممبر رہ جائیں۔ حالانکہ دوسری قوموں میں آجکل یہ تحریکیں بڑھ رہی اور زور پکڑ رہی ہیں

## خاکسار آج سے چند سال پہلے

صرف دو ہزار ہؤا کرتے تھے مگر اب بیس چالیس ہزار کے قریب ہیں مگر ہماری نیشنل لیگ کے ممبر چھ سو سے ۴۹ رہ گئے۔ یہ کتنی خطرناک بات ہے اور اس کی موجودگی میں ہم کس منہ سے کہہ سکتے ہیں کہ ہم ایک زندہ جماعت ہیں۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا۔ کہ اگر نیشنل لیگ کے پہلے چھ سو ممبر تھے تو اب اس کے ممبر چھ ہزار یا بارہ ہزار ہوتے۔ اس کے بعد

## مجلس خدام الاحمدیہ

قائم ہوئی۔ وہ اب تک اچھا کام کر رہی ہے مگر اس کی زندگی ابھی بہت تھوڑی ہے اور نہیں کہا جا سکتا کہ مستقبل میں اسکا کیا حال ہوگا۔


## ذیابیطس

اس کے علاج کے لئے تین دوائیں ایک امریکن ڈاکٹر کے مجربات میں سے میرے پاس موجود ہیں۔ ان دواؤں کو اس ڈاکٹر نے تمام عمر استعمال کیا۔ اور بہت کامیاب ثابت ہوئیں۔ ضرورت مند منگا کر استعمال کریں۔ دیگر امراض کے علاج کیلئے بھی لکھیے۔

ڈاکٹر ایم ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان



خواجہ برادرز جنرل مرچنٹس انارکلی لاہور دھنی رام چوک

ہر قسم کا آرائشی سامان اور سولا ہیٹ کی خرید کے لئے ایک نہایت قابل اعتماد دوکان ہے۔ (مینجر)


Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے دیکھا ہے۔ لوگوں میں یہ ایک مرض پیدا ہو گیا ہے۔ کہ جس کام پر خلیفہ کا ہاتھ رہتا ہے۔ اس کام کی طرف وہ خوب توجہ کرتے رہتے ہیں۔ مگر جونہی خلیفہ اپنے ہاتھ پیچھے کھینچ لیتا ہے۔ لوگوں کا جوش بھی سرد پڑ جاتا ہے۔ اور ان پر غفلت طاری ہو جاتی ہے۔ حالانکہ

## خلافت کا وجود

تو خدا تعالےٰ نے بطور محور رکھا ہے۔ اب کونسا وہ خلیفہ ہو سکتا ہے۔ جو ہر کام کرے ابھی تو ہماری جماعت بہت قلیل ہے۔ مگر جوں جوں ہماری جماعت ترقی کرے گی کاموں میں بھی زیادتی ہوتی چلی جائے گی ابھی تو ہمارے پاس نہ حکومت ہے۔ نہ تجارت ہے۔ نہ یونیورسٹیاں ہیں۔ نہ علمی ادارے ہیں اور نہ کوئی اور چیز ہے مگر جب یہ تمام چیزیں آگئیں۔ تو اسوقت ہمارے کام کا دائرہ اتنا وسیع ہو جائے گا کہ ہمیں ہزاروں کی تعداد میں بڑے بڑے لائق آدمیوں کی ضرورت ہوگی۔ جن کا یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ دن رات اپنے کاموں میں مشغول رہیں۔ اگر وہ خود کام نہیں کریں گے اور اپنا فرض صرف یہی سمجھیں گے۔ کہ جس کام کی طرف خلیفہ توجہ دلاتا رہے اسے کرتے رہیں۔ اور جس کام کی طرف وہ توجہ دلانا چھوڑ دے اسے ترک کر دیں تو جماعت کی ترقی کس طرح ہوگی۔ پس ضروری ہے کہ جماعت میں ابھی سے بیداری پیدا ہو۔ اور وہ یہ غور کرنے کی عادت ڈالے کہ جو کام وہ کر رہی ہے۔ وہ اچھا ہے۔ یا نہیں اور جب اسے معلوم ہو کہ وہ اچھا ہے۔ اور خلیفہ نے بھی ایک آدھ دفعہ اس کی طرف توجہ دلا دی ہے۔ تو پھر وہ اس کام کو چھوڑے نہیں بلکہ مستقل طور پر اسے اپنی زندگی کے پروگرام میں شامل کرے کیونکہ اس کے بغیر ترقی ہونا ناممکن ہے۔ پس ہماری جماعت کو یہ عادت ترک کرنی چاہیئے۔ کہ جب تک خلیفہ کسی کام میں ہاتھ نہیں ڈالے گا اسے وہ نہیں کرے گی۔

## خلیفہ کا کام صرف توجہ دلانا اور نگرانی کرنا ہے

آگے جماعت کا یہ کام ہے۔ کہ وہ کاموں کو اپنے ہاتھ میں لے اور اس مضبوطی اور استقلال سے ان کو چلائے کہ پھر ان کو چھوڑے نہیں۔ پس جماعت کے دوستوں کو اپنے اندر بیداری پیدا کرنی چاہیئے۔ اور اس دن کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا چاہیئے جب کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہمیں وسعتِ برکات حاصل ہوگی۔ اور ایک ایک کام کے لئے ہمیں ہزاروں آدمیوں کی ضرورت ہوگی جو دن رات ان کاموں پر لگے رہیں۔ تم آج ہی ان اہم ذمہ واریوں کے کاموں کے لئے اپنے آپ کو تیار کرو اور اس بات کا انتظار نہ کیا کرو۔ کہ ہر کام کے کرنے کا تمہیں خلیفہ کی طرف سے حکم ملے یہ محض نمائش ہے۔ کہ جب تک تمارا امر واجب کی تم نے بیعت کی ہوئی ہے تمہیں توجہ دلاتا رہتا ہے۔ تم کام کرتے رہتے ہو اور جب اس کی توجہ کسی اور کام کی طرف مبذول ہو جاتی ہے۔ تو تم کام سے غافل ہو جاتے ہو۔ یہ

## ایک خطرناک مرض

ہے۔ جس کو دور کرنے کی طرف ہماری جماعت کو توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اس زمانہ میں جو عظیم الشان تغیرات کا حامل ہے بجائے زبانی باتوں کے عملی کام کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ تم اس بات کی کبھی پروا نہ کیا کرو۔ کہ اگر ہم میں سے چند لوگ نکل گئے۔ تو کیا ہوگا۔ عملی جدو جہد کو تیز کرنے اور تنظیم کو برقرار رکھنے کے لئے ایک دو نہیں۔ اگر ہزاروں کو بھی جماعت سے نکالنا پڑے۔ تو تم کبھی مغموم نہ ہو۔ بلکہ خوش ہو کہ خدا نے ایک گندے عضو کو کاٹ کر الگ کر دیا۔ تم نے کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔ کہ کوئی ڈاکٹر کسی کے پھوڑے کو چیرے اور اس میں سے پیپ نکالے اور مریض ناراض ہو۔ وہ ناراض نہیں۔ بلکہ خوش ہوتا۔ اور ڈاکٹر کو فیس دیتا اور ہمیشہ اس کا ممنونِ احسان رہتا ہے۔ پس استقلال اور ہمت سے کام کرو اور سستی اور غفلت سے بچو۔ دنیا میں عظیم الشان تغیرات کے دن قریب آ رہے ہیں۔ پس اس دن کے آنے ۴

۴ سے پہلے اپنے آپ کو تیار کرو۔ اور کوشش کرو۔ کہ جس دن دنیا اپنے حصے بانٹنے کی کوشش میں ہوگی تم اس دن سب سے بڑا حصہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے لے لو۔ اللھم آمین

# جماعت احمدیہ کاہنوواں کا کامیاب جلسہ

## احراری مولویوں کا مناظرہ سے گریز

جماعت احمدیہ کاہنوواں کے جلسہ میں شمولیت کے لئے ۲۸ جولائی بروز جمعہ قادیان اور دیگر گردو نواح کی جماعتوں کے احباب سائیکلوں پر سوار اور پیدل بکثرت پہنچے۔ مبلغین سلسلہ احمدیہ جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی قیادت میں نو بجے کے قریب پہنچ گئے۔ سب سے پہلے جملہ دوستوں نے احمدیہ نیشنل کور کے چالیس باوردی ممبران سمیت بصورت جلوس قصبہ میں چکر لگایا۔ اور جلسہ کے اعلان کے ساتھ ہی معززین شہر کو شمولیت کی مخلصانہ دعوت دی۔ جلوس کے بعد کھلے میدان میں جناب ناظر صاحب تبلیغ کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد گیانی واحد حسین صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں "احرار اور جماعت احمدیہ" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ جماعت احمدیہ ایک نبی کی جماعت ہے اس کا مقصد تبلیغ اسلام ہے۔ اور وہ اس مقصد کے پورا کرنے میں ہمہ تن معروف ہے۔ احرار کے مشاغل کی غائت جلب زر ہے۔ وہ اس کے لئے ہر قسم کے پاپڑ بیلتے رہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے خلاف ان کا موجودہ معاندانہ رویہ بھی دنیوی اغراض کے لئے ہے۔ گیانی صاحب کے بعد چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ بی۔اے نے امکان نبوت از روئے قرآن مجید پر مختصر تقریر کی۔ اس موقعہ پر اور اجلاس کے شروع میں جناب صدر محترم نے سلسلہ احمدیہ کے قیام سے امن عالم کے پیدا ہونے اور جماعت کی پرامن اور دردمندانہ تبلیغی جدو جہد کے نتائج کا ذکر فرمایا۔ اور بتلایا۔ کہ موجودہ جلسہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ پھر اجلاس کھانے اور نمازوں کے لئے برخاست ہوا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد سب احباب نے کھلے میدان میں نماز جمعہ و عصر ادا کی۔ خاکسار نے خطبہ پڑھا اور سورہ جمعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے مقاصد کا ذکر کیا۔ دوسرا اجلاس سوا تین بجے شروع ہوا۔ مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مفصل تقریر کی۔ اور آیات قرآنیہ سے زمانۂ موعود کی علامات کو بوضاحت بیان کیا۔ اسی اثناء میں احرار کی طرف سے منادی ہوئی۔ کہ مولوی عنایت اللہ صاحب احراری کی تقریر ہوگی۔ اگر کسی کو مناظرہ کرنا ہو۔ تو کر سکتا ہے۔ اس کے جواب میں ہماری طرف سے شہر میں اعلان کرایا گیا۔ کہ ہمیں تو مولوی عنایت اللہ احراری کی حقیقت معلوم ہے۔ اگر کاہنوواں کے ذمہ وار مسلمانوں کو خیال ہے۔ تو ہم مناظرہ کے لئے بالکل تیار ہیں۔ وہ ۵½ بجے تک ہمارے جلسہ گاہ میں آکر شرائط کا تصفیہ کر لیں۔ جلسہ گاہ میں بھی یہ اعلان کر دیا گیا۔

مولوی دل محمد صاحب کے بعد جہاشہ محمد عمر صاحب فاضل سابق یوگندر پال نے حضرت کرشن کی آمد ثانی پر تقریر کی اور بتایا کہ حالات زمانہ۔ ہندوؤں کی مقدس پستکوں کی بیان کردہ علامات کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کرشن ہونا روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ جہاشہ صاحب کے بعد گیانی صاحب نے سکھ مسلم اتحاد پر تاریخی رنگ میں پر اثر تقریر کی۔ اور سکھوں اور مسلمانوں سے اپیل کی کہ پراچین زمانہ کی طرح باامن اور محبت سے رہیں۔ سکھ گوروؤں اور مسلمان بزرگوں کے تعلقات پر بھی روشنی ڈالی۔ گیانی صاحب کے بعد خاکسار نے احمدیہ عقائد اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر لیکچر دیا۔ اور ابتداء میں اعلان کر دیا۔ کہ ۵½ بج چکے ہیں۔ مگر احرار کی طرف سے کوئی شرائط طے کرنے کے لئے نہیں آیا اگر احراری مولوی صاحب میں مناظرہ کی

طاقت ہے۔ تو اب بھی آکر شرائط طے کر لیں ورنہ ہماری طرف سے ان کو عام دعوت ہے کہ وہ آئیں۔ اور میں ابھی آدھ گھنٹہ تک احمدیہ عقائد پر تقریر کروں گا۔ اس کے بعد ایک گھنٹہ سوال و جواب کے لئے رکھا جائیگا۔ ان کے نمائندے ان کو یہ اطلاع پہنچا دیں۔ سوا چھ بجے کے قریب یہ تقریر ختم ہوئی مگر احرار کی طرف سے صدائے برنخواست کا معاملہ رہا۔

آخیر پر جناب ناظر صاحب تبلیغ نے بحیثیت صدر جلسہ اعلان فرمایا۔ کہ احرار نے صریح گریز اختیار کر لیا ہے۔ تاہم اتمام حجت کی خاطر ہماری طرف سے مولوی دل محمد صاحب یہاں رات کو رہیں گے۔ اگر احراری اب بھی چاہیں۔ تو ان سے مناظرہ کے شرائط طے کر لیں۔ نیز آپ نے جماعت کا ہنود اور ان کی امداد کرنے والی جماعتوں کا شکریہ ادا کیا۔ جن کی کوششوں سے یہ کامیاب جلسہ منعقد ہوا۔ مقامی پولیس نے حفظ امن کے لئے جوسعی کی۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ اگر ہر جگہ کی پولیس اس نیک مثال کی پیروی کرے تو ملک سے بہت سے فتنے فوراً دور ہو سکتے ہیں۔ آخر دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔ جلسہ کی حاضری بہت کافی تھی غیر احمدی۔ ہندو۔ سکھ بھی معقول تعداد میں شریک جلسہ ہوئے اور پوری توجہ سے آخر تک جملہ تقاریر سنتے رہے۔ اللہ تعالےٰ اس جلسہ کے نیک نتائج پیدا فرمائے اور جماعت کا ہنود کی مساعی کو بار آور کرے آمین۔

جناب ناظر صاحب تبلیغ اور جملہ مبلغین نظارت تبلیغ کی موٹر کار میں گئے اور واپس آئے اس سے کام میں بہت سہولت ہو گئی وقت کی بچت ہو گئی۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری


# احمدی احباب کو چاہیئے

کہ اپنے بچوں کے ذریعہ (جن کے بچے قادیان کی کسی درسگاہ میں تعلیم حاصل کرتے ہیں) **قرآن مجید مترجم معہ مکمل تفسیری نوٹ** بطرز تیسیر القرآن جس کا اردو ترجمہ تحت اللفظ ہے۔ اور منظور شدہ نظارت تالیف وتصنیف ہے منگوالیں۔ اس طرح آپکو محصولڈاک کی بچت رہے گی ہدیہ مجلد قرآن مجید مترجم ٹپہ سنہری دو روپے زرد یا سرخ کاغذ دو روپے چار آنہ۔ سفید کاغذ اول قسم مجلد سنہری مراکو جلد تین روپیہ اول قسم کاغذ سفید جلد چرڑہ تین روپے آٹھ آنہ **سلسلہ کتب اسلام** کی پانچ کتابیں جو کہ منظور شدہ نظارت تالیف وتصنیف قادیان ہیں اور جن کو علماء کرام سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بے حد پسند فرمایا ہے۔ مکمل سٹ اصلی قیمت ۱۲ رعایتی عہ سنہری ٹھپہ مجلد عہ اس کے علاوہ قادیان کی جملہ مدارس کی کتب وخلاصہ جات۔

**محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان سے منگوائیں**



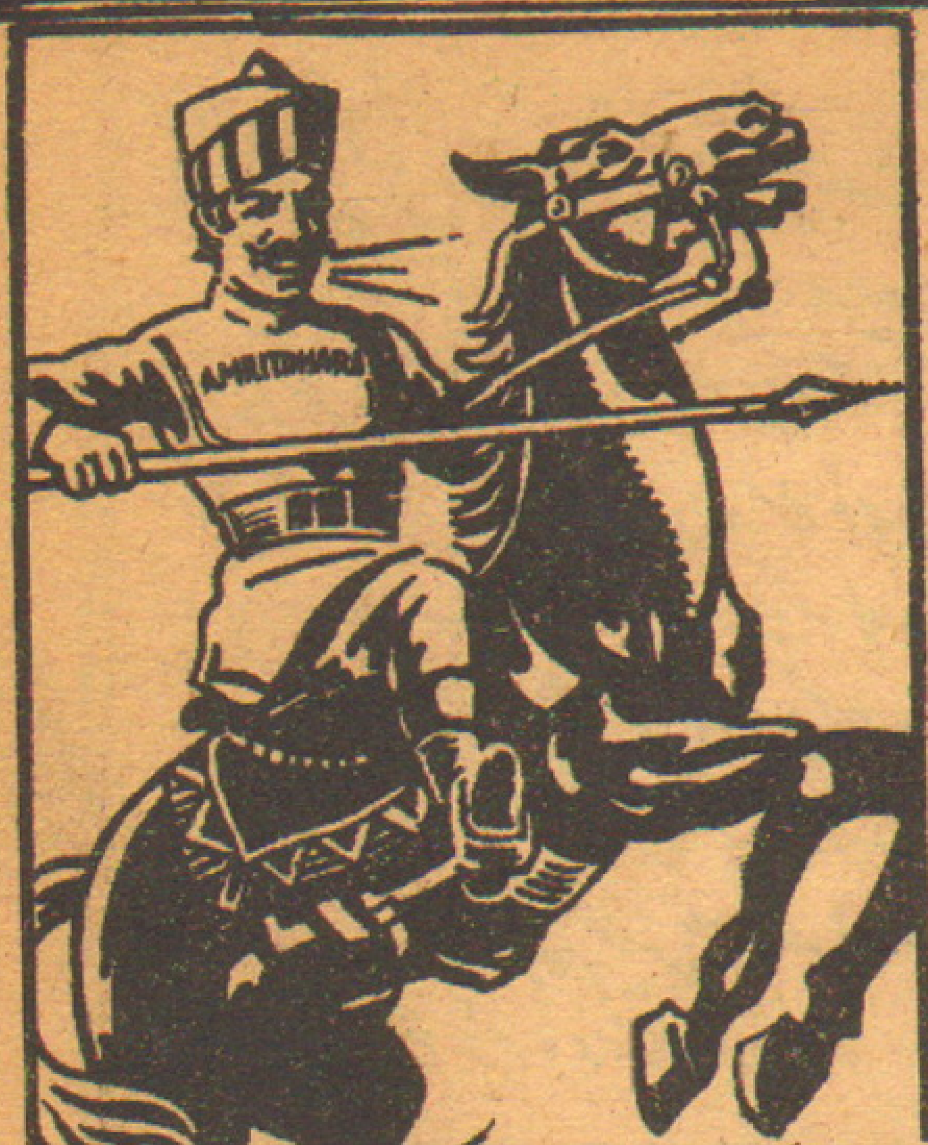


## امرت دہارا کی مدد سے قابو کرو!

بولو! امرت دہارا کی جے"۔ اور اپنے دشمن یعنی روزمرہ حملہ کرنیوالی امراض کو دنیا کی مشہور دوا امرت دہارا سے جیتو۔ امرت دہارا اگرچہ اتنی ہی بیضرر اور بے خطا ہے۔ جتنا کہ ماں کا دودھ۔ لیکن بیماریوں کو مغلوب کرنے کے لئے یہ آپکے ہاتھ میں سب سے بڑھیا قاتل ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے نصف ایک روپیہ چار آنے نمونہ آٹھ آنے۔

ہر جگہ سے مل سکتی ہے۔

**"امرت دہارا فارمیسی" لاہور**


M. URdU 79

# اعداد وشمار کا استعمال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات میں گاہے گاہے سرکاری اعداد وشمار شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اعداد وشمار کے ان مجموعوں سے مختلف قسم کے سوال پیدا ہوتے ہیں۔ شاید ہم نے کبھی اپنے آپ سے بھی یہ پوچھا ہوگا۔ کہ آخر اعداد وشمار کی ان طویل فہرستوں کا حاصل کیا ہے۔ اور یہ بھی خیال کیا ہوگا۔ کہ ان لوگوں کے پاس جنہوں نے ان فہرستوں کو تیار کیا ہے۔ بہت سا فاضل وقت ہوگا۔

تاہم یہ اعداد وشمار جو گرد کی مانند خشک ہندسوں سے بھرے ہوتے ہیں۔ فوائد سے خالی نہیں۔ یہ اعداد اور گنتیاں ہماری توجہ ان سوالات کیطرف مبذول کراتی ہیں۔ جن پر ان کی غیر موجودگی میں ہم نے غور تک کیا ہوتا مثال کے طور پر یوں سمجھئے کہ اگرچہ اتنا ہم میں سے ہر کسی کو معلوم ہے۔ کہ مچھر نہایت موذی قسم کے جانور ہوتے ہیں۔ مگر ان سے کتنا نقصان پہنچتا ہے۔ یہ تو جب ہی سمجھ میں آتا ہے جب ان نقصانات کے اندازوں کو ہم پڑھتے ہیں ❊ آج سکولوں میں سکھایا جاتا ہے۔ کہ ملیریا انسان کے جسم میں مچھر کی نیش کے ذریعہ داخل ہوتا ہے۔ مگر جب اعداد وشمار سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ صرف برطانوی ہند میں ہر منٹ پر ملیریا سے دو جان ہلاک ہوتی ہے۔ اور یہ کہ ہر سال دس کروڑ انسانوں پر ملیریا کا حملہ ہوتا ہے تب کہیں یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ ملیریا کتنا بڑا عذاب ہے اور یہ وہ عذاب ہے جو جنگ سے بھی زیادہ تباہ کن ہے ابھی یہ دریافت کرنا باقی ہی ہے۔ کہ ملیریا کے ایجنٹوں یعنی مچھروں سے کسطرح ہر جگہ کو پاک کیا جا سکتا ہے۔ ملیریا کو روکنے اور اس سے مقابلہ کرنے کا ایک طریقہ بہر حال ایجاد ہو چکا ہے بڑے بڑے مشاہیر نے (ہمارا اشارہ سر رونالڈ راس۔ لاورن اور دیگر حضرات کی طرف ہے) اپنی عمریں ملیریا کی تحقیق پر صرف کر دیں اور بلاشبہ ان کی کوششیں بے فائدہ اور لاحاصل نہیں تھیں آج عالم انسانیت انہیں کے طفیل میں جانتی ہے۔ کہ کس طرح ملیریا کے بخاروں سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ یہ طریقہ "کونین" ہے۔

مجلس بین الاقوام کی ملیریا کمیشن کی رائے ہے۔ کہ ملیریا سے بچنے کے لئے صحیح خوراک ۶ گرین "کونین" پورے بخار کے موسم کے دوران میں یومیہ استعمال کرنا چاہیئے۔ ملیریا کے علاج کے لئے کمیشن نے سفارش کی ہے۔ کہ ۱۵ سے ۲۰ گرین کونین کی خوراک یومیہ ۵ سے ۷ دن تک استعمال کی جائے۔ کسی مزید علاج کی کوئی ضرورت نہیں۔ البتہ بیماری کے عود کر آنے کی صورت میں علاج پہلے کی طرح پھر شروع کر دینا چاہیئے۔

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ جھنڈا ولد جمیل ذات جٹ سکنہ بداہن تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۲۶ ۱۰/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۰ ۷/۳۹

(دستخط) **خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ فیکا ولد موہن لعل ذات سائیں سکنہ کمال پور تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۲۶ ۱۰/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۰ ۷/۳۹

(دستخط) **خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)